محمد رسول اللہ ﷺ

محمد اسماعیل عبداللہ

احقر نے "التراث" کے دوسرے شمارے میں "لاالہ الااللہ" کے فضائل بیان کئے تھے اسی مناسبت سے زیر نظر مضمون میں کلمہ طیبہ کے دوسرے جز "محمد رسول اللہ" ﷺ کے تقاضے بیان کرنے کی کوشش کی جائے گی تاکہ مسلمانوں کے لئے کلمہ طیبہ کے فوائد دنیوی واخروی کے حصول میں رہنمائی ہو۔ لیکن اس سے قبل سیرت نبوی کے چند گوشوں پر روشنی ڈالنا مناسب ہوگا۔

(ا)۔ محمد رسول اللہ ﷺ کا نام ونسب:۔

محمد ﷺ بن عبدالله بن عبدالمطلب بن هاشم بن عبدمناف بن قصی بن كلاب بن مرة بن كعب بن لوى بن غالب بن فهر بن مالك بن النضربن كنانة بن خزيمة بن مدركة بن الياس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان .

عدنان تک آپکا سلسلہ نسب بالاتفاق صحیح ہے اور اس بات میں کوئی اختلاف نہیں کہ عدنان حضرت اسماعیل ذبیح اللہ علیہ السلام کی اولاد میں سے تھے (مختصر سیرت الرسول صفحہ ۳۹)

ہمارے پیارے نبی محمد رسول اللہ ﷺ قریش کے معزز ترین خاندان بنو ہاشم میں پیدا ہوئے۔ آپکے والد کا نام عبداللہ، والدہ کا نام آمنہ بنت وھب تھا۔ آپ ﷺ شریف النسب اور نجیب الطرفین تھے آپکی تاریخ پیدائش سوموار ۹ ربیع الاول عام الفیل مطابق ۵۷۱ عیسوی ہے جس سے دعائے خلیل اور نوید مسیح علیہما السلام پوری ہوئی (الرحیق المختوم صفحہ ۵۴) زمانہ بہت گزر گیا مائیں محمد ﷺ جیسی شخصیت پیدا نہ کرسکیں اور جب محمد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو ان جیسی عظیم شخصیت پیدا کرنے سے وہ عاجز آگئیں۔ حضرت حسان رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے ہیں:

ضم الا له اسم النبی مع اسمه اذا قال فی الخمس الموذن اشهد

و شق له من اسمه ليجله فذو العرش محمود و هذا محمد

۲۔ حضرت محمد ﷺ کی بعثت سے قبل لوگوں کے حالات:۔

قبائل عرب مختلف مذاہب رکھتے تھے اکثر بتوں کے پجاری تھے۔ قدیم زمانے کے اولیاء کرام لات، مناۃ، عزی اور ھبل وغیرہ کو حاجت روا، مشکل کشا سمجھتے تھے اور ان کی مورتیاں بناکر وسیلہ کے طور پر پوجتے تھے۔ پھر بھی وہ اپنے آپ کو دین ابراھیمی کے پیروکار سمجھتے اور کہتے تھے ﴿**مانعبدهم الاليقربونا الى الله زلفى**﴾(سورۃ الزمر/۳)۔ "ہم ان کی

عبادت صرف اس لئے کرتے ہیں تاکہ انکے ذریعے ہم اللہ کے زیادہ مقرب ہوں'۔

ان لوگوں میں شرک جیسے بدترین عقیدے کے علاوہ بہت سے اخلاقی 'معاشرتی اور معاشی خرابیاں تھیں۔ عورتوں کو حیوانات کی طرح سمجھا جاتا تھا'لڑکیوں کو زندہ درگور کرتے تھے'چھوٹی چھوٹی باتوں پر مارنے اور مرنے کے لئے تیار رہتے تھے'الغرض انکا ضمیر مرجھا چکا تھا۔ سابقہ انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیمات انکی نظروں سے اوجھل تھے۔ ان حالات میں اللہ تبارک و تعالی نے اپنے برگزیدہ پیغمبر خاتم النبیین 'سید المرسلین'احمد مجتبی حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کو ان لوگوں کی ہدایت کے لئے منتخب فرمایا۔

پامال کیا ' برباد کیا کمزور کو طاقت والوں نے
جب ظلم و ستم حد سے گزرا تشریف محمدؐ لے آئے

(۳)۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت اللہ کی طرف سے مومنون پر عظیم ترین احسان:۔

یوں تو اللہ تبارک و تعالی کے بے حد احسانات ہیں۔ ان تمام احسانات واکرامات سے بڑھ کر جو خصوصی انعام و اکرام مؤمنوں پر فرمایا ہے وہ بعثت رسول ﷺ ہے کیونکہ اخروی نجات و کامیابی کا راز اس احسان عظیم کی قدردانی پر منحصر ہے یہی وجہ ہے کہ مومنوں پر اس احسان کا تذکرہ اللہ تبارک و تعالی نے خصوصی طور پر فرمایا ﴿**لقد من الله علے المؤمنین اذ بعث فیهم رسولا من انفسهم یتلوا علیهم آیاته ویزکیهم ویعلمهم الکتاب والحکمة وان کانوا من قبل لفی ضلال مبین**﴾ (ال عمران/١٦٤)۔

"اللہ تبارک و تعالے نے لوگوں میں سے ایک رسول انکی طرف مبعوث فرما کر مومنون پر احسان عظیم فرمایا۔ وہ رسول'اللہ کی آیات ان پر تلاوت کرتے ہیں اور انکو گناہوں سے پاک کردیتے ہیں اور انکو کتاب اور حکمت کی باتیں سکھاتے ہیں اگرچہ وہ لوگ انکی بعثت سے قبل واضح گمراہی میں تھے"۔ واضح ہوا کہ آپکی بعثت کا احسان تمام احسانات سے عظیم تر ہے اس عظیم احسان کا قدر کرنا تمام مومنوں پر واجب ہے کیونکہ اللہ تبارک و تعالی احسان فراموش اور ناشکرے لوگوں کو پسند نہیں فرماتا۔

وہ شمع اجالا جس نے کیا چالیس برس تک غاروں میں
ایک روز جھلکنے والی تھی سب دنیا کے درباروں میں
جو فلسفیوں سے حل نہ ہوا اور نکتہ وروں سے کھل نہ سکا
وہ راز اک کملی والے نے بتلا دیا چند اشاروں میں

(۴)۔ محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت:۔

اللہ تبارک و تعالی نے لوگوں کو کفر و شرک وغیرہ کی گمراہی سے نکال کر رشد و ہدایت کے راستے پر گامزن کرنے کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر مبعوث فرمائے لیکن سابقہ تمام انبیاء کرام ایک خاص قوم و قبیلہ کی ہدایت کے لئے مبعوث ہوئے۔اور جب کسی نبی یا رسول کا دور ختم ہو جاتا تو اسکی شریعت بھی از خود کالعدم ہو جاتی تھی لیکن حضرت محمد ﷺ کی رسالت ان تمام انبیاء ورسل علیہم السلام سے مختلف ہے۔

تمام انبیاء کرام کے مقابلے میں آپکی امتیازی خصوصیات تھیں:

(ا) آپ رحمۃ للعالمین تھے۔ قال تعالی ﴿ **وماارسلناك الا رحمة للعالمين** ﴾(الانبیاء/۱۰۷)"ہم نے آپکو تمام جہان والوں کے لئے رحمت بنا کر مبعوث فرمایا ہے"۔ وقال تعالی ﴿ **تبارك الذى نزل الفرقان على عبده ليكون للعالمين نذيرا** ﴾(الفرقان/۱)"وہ بڑی بابرکت ذات ہے جس نے حق و باطل میں واضح ترین فرق کرنے والی کتاب اپنے بندے پر نازل فرمایا تاکہ وہ تمام جہانوں کو ڈرائے"۔

(ب) آپ ﷺ تمام انسانوں اور جنات کے نبی تھے۔ قال تعالی ﴿ **وما ارسلناك الا كافة للناس بشيرا ونذيرا** ﴾ (سبا/ ۲۸)"ہم نے آپکو تمام لوگوں کے لئے خوشخبری دینے اور ڈرانے والا بنا کر مبعوث فرمایا ہے"۔ وقال تعالی ﴿ **قل اوحى الى انه استمع نفر من الجن فقا لوا ا نا سمعنا قرانا عجبا يهدى الى الرشد فامنا به ولن نشرك بربنا احدا** ﴾(الجن/۱۔۲)"اے محمد ﷺ آپ لوگوں سے کہہ دیجئے کہ جنات کے ایک گروہ نے قرآن سن لیا تو انہوں نے کہا ہم نے ایک تعجب خیز قرآن سنا ہے جو صحیح راستہ دکھاتا ہے پس ہم نے اس پر ایمان لایا اور ہم اپنے رب کے ساتھ ہرگز کسی کو شریک نہیں ٹھہرائیں گے"۔

(ج) محمد رسول اللہ ﷺ خاتم النبیین والمرسلین ہیں۔ محمد ﷺ آخری رسول ہیں اور آپکی امت آخری امت ہے آپ ﷺ کے بعد تا قیامت کوئی نبی یا رسول مبعوث نہیں ہوگا۔لہذا اگر کوئی محمد رسول اللہ ﷺ کو آخری نبی تسلیم نہ کرے تو وہ کافر ہے ﴿ **ما كان محمد ابا احد من رجالكم ولكن رسول الله و خاتم النبيين و كان الله بكل شیء عليماO** ﴾(الاحزاب/ ۴۰)"محمد ﷺ تم مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ تعالی کے رسول ہیں اور انبیاء کے سلسلے کو ختم کرنے والے ہیں اور اللہ تعالی ہر چیز سے واقف ہے"۔رسول اللہ ﷺ نے مثال سے وضاحت کرتے ہوئے فرمایا کہ "**فانا اللبنة وانا خاتم النبيين**"(بخاری مع الفتح ٦/٥٤٥ مسلم مع النووی ١٥/٥١) یعنی میں قصر نبوت کا سب سے آخری اینٹ ہوں اور میں خاتم النبیین ہوں دوسری روایت میں واضح ترین الفاظ میں خاتم النبیین کا معنی بیان فرمایا: "**وانا خاتم النبيين لانبى بعدى**"

(ابوداود ٤/٢٥٢) "میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا"۔ ان آیات و احادیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ آپ ﷺ خاتم الانبیاء والمرسلین ہیں لہذا تمام مسلمانوں کو آپکے ختم الرسل ہونے پر پختہ اعتماد اور یقین کامل ہونا چاہئے۔ اس بارے میں شکوک اور شبہات میں پڑنے والا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالی تمام مسلمانوں کو کفار اور مرتدین کی تاویلات باطلہ سے محفوظ فرمائے (آمین)۔

(د) اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو متعدد شرعی احکام میں دیگر انبیاء علیہم السلام پر فضیلت بخشی۔

عن ابی هریرة رضی الله تعالی عنه ان رسول الله ﷺ قال "فضلت علے الانبیاء بست اعطیت جوامع الکلم و نصرت بالرعب واحلت لی الغنائم و جعلت لی الارض مسجدا و طهورا و ارسلت الی الخلق کافة و ختم بی النبیون (رواه مسلم ٥/٥) 'حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا اللہ تبارک و تعالی نے مجھے چھ چیزوں میں تمام انبیاء کرام علیہم السلام پر فضیلت اور فوقیت عطا کی ہے':

(۱) مجھے جوامع الکلم دیئے گئے (۲) رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی (۳) مال غنیمت میرے لئے حلال کیا گیا (۴) پوری روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاکیزگی حاصل کرنے کا ذریعہ بنایا گیا (۵) مجھے تمام لوگوں کی طرف رسول بنا کر بھیج دیا گیا (۶) مجھ سے انبیاء کا سلسلہ ختم کر دیا گیا۔

(ھ) اللہ تعالی نے تمام انبیاء کرام سے محمد رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار لیا۔ قال تعالی **﴿و اذاخذالله میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمة ثم جاء کم رسول مصدق لمامعکم لتومنن به ولتنصرنه قالء اقررتم و اخذتم علے ذلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشهدوا و انا معکم من الشاهدین﴾** (ال عمران / ٨١)

"اور جب اللہ تعالی نے انبیاء کرام سے پختہ عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر میرا آخری رسول (ﷺ) تمھارے پاس موجود احکام الہیہ کی تصدیق کرنے والا بن کر تشریف لائے تو تم ضرور اس رسول پر ایمان لانا اور اسکی ضرور مدد کرنا۔ فرمایا کیا تم نے اقرار کیا اور میرا عہد قبول کیا؟ وہ بولے ہم نے اقرار کیا تو فرمایا تم گواہ رہنا میں بھی تمہارے ساتھ گواہ ہوں"

اس آیت کریمہ سے پتہ چلتا ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ کی نبوت اور رسالت پر ایمان تمام انبیاء و رسل کے لئے ضروری قرار دیا گیا تھا نیز آپ کی شریعت ساری شریعتوں کی ناسخ ہے۔ اس لئے اللہ کے نبی ﷺ نے فرمایا **"لو کان موسی حیا لماوسعه الا اتباعی"** 'اگر موسی کلیم اللہ علیہ السلام بھی میری نبوت کو پالیتے تو اسے بھی میری نبوت کا

اقرار کئے بغیر اور میری پیروی کئے بغیر چارہ کار نہ تھا، تو جب آپ ﷺ کی نبوت اور رسالت کا اقرار اور اسپر ایمان اور تصدیق تمام سابقہ انبیاء کرام پر لازم ہے تو پھر ایک امتی کی کیا مجال ہے کہ وہ قرآن پاک اور حدیث شریف کی موجودگی میں کسی اور امتی کے قول و عمل کو دین میں حجت سمجھے اور غیر نبی کی پیروی کو باعث نجات سمجھ کر دین میں فرقہ بندی اختیار کرے۔

کلمۂ طیبہ کے جزو دوم "محمد رسول اللہ" ﷺ کے تقاضے:۔

(ا)۔ **محمد رسول اللہ ﷺ سے انتہائی محبت و عقیدت:۔** اللہ تبارک و تعالی کے بے پایاں احسانات کے بعد حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا احسان بندگان الہی پر عظیم ترین ہے کیونکہ محمد رسول اللہ ﷺ نے تمام تر مشکلات اور مصائب کے باوجود ہم تک اللہ کا پیغام پہنچانے میں کوئی کسر باقی نہیں رکھا۔ دنیا اور آخرت کی کامیابی کا راز ہم پر اجاگر کیا۔ لہذا تمام مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ اللہ تبارک و تعالی کی محبت کے بعد محمد رسول اللہ ﷺ سے انتہائی محبت اور عقیدت رکھے۔ قرآن مجید میں واضح حکم ہے۔

﴿قل ان کان اٰباؤکم و ابنا ؤکم واخوانکم وازواجکم وعشیر تکم واموال اقترفتموھا وتجارۃ تخشون کسادھاو مساکن ترضونھا احب الیکم من اللہ ورسولہ وجھاد فی سبیلہ فتر بصو احتی یاتی اللہ بامرہ واللہ لایھدی القوم الفاسقین﴾(التوبہ ۲۴/)۔

"اے محمد ﷺ آپ کہہ دیجئے اگر تمہارے باپ، بیٹے، بھائی، بیویاں، خاندان اور تمہارا مال جو تم نے کمایا ہے اور تمہاری تجارت جس کے مندا ہونے کا تمہیں اندیشہ ہے اور تمہارے رہنے کے مکان جو تمہیں بہت پسند ہیں یہ سب چیزیں اللہ اور اسکے رسول ﷺ اور اس کی راہ میں جہاد کرنے سے زیادہ پیاری ہوں تو انتظار کرو یہاں تک کہ جو اللہ کو کرنا ہے وہ تمہارے سامنے آجائے اللہ فاسقوں کو ہدایت نہیں دیتا"۔ اس آیت کریمہ سے معلوم ہوا کہ دنیا کی تمام چیزوں کی محبت سے بڑھ کر اللہ اور اسکے رسول ﷺ سے محبت رکھنی چاہئے اسکے بغیر ایمان مکمل نہیں ہوگا۔

احادیث رسول اللہ ﷺ میں بھی اسی محبت کی بہت تاکید کی گئی ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے اللہ کے نبی ﷺ سے عرض کیا اے رسول اللہ ﷺ آپ مجھے اپنی جان کے علاوہ تمام چیزوں سے زیادہ محبوب ہیں تو اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا اللہ کی قسم جب تک میں تم کو اپنی جان سے زیادہ محبوب نہ بن جاؤں تب تک تم سچے مومن نہیں ہو سکتے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کیا اب مجھے آپ اپنی جان سے بھی زیادہ عزیز ہو گئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اب تم کامل مومن ہو گئے ہو (بخاری)۔ نیز نبی ﷺ نے فرمایا **"لایومن احد کم حتی اکون احب الیہ من والدہ وولدہ والناس اجمعین"** (بخاری ۷۵/۱، مسلم ۱۵/۲)۔ تم سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہو سکتا جب تک میں اس کے نزدیک اسکے باپ، اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ محمد رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔"**ثلاث من کن فیه و جد بهن حلاوة الایمان من کان الله و رسوله احب الیه مماسواهماومن احب عبدالایحبه الا لله و ان یکره ان یعود فی الکفر بعد ان انقذه الله منه کما یکره ان یلقی فی النار**" (بخاری ۷۷/۱ ، مسلم ۱۳/۲)۔"تین چیزیں جس کے اندر ہوں وہ ایمان کی مٹھاس کو پالے گا۔(۱) اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی محبت باقی تمام چیزوں سے زیادہ ہو۔(۲) کسی مسلمان سے اگر وہ محبت رکھے تو خالص اللہ کی رضامندی کے لئے ہو۔(۳) اسلام قبول کرنے کے بعد دوبارہ کافر بننا اسکو اس قدر ناگوار ہو جیسے آگ میں ڈالا جانا اس کے لئے ناگوار ہوتا ہے"۔

ان آیات واحادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ کے نبی محمد ﷺ سے محبت تمام چیزوں کی محبت سے مقدم رکھنا ایمان کے شرائط میں سے ہے۔ کسی شاعر نے کیا ہی خوب فرمایا۔

محمدؐ کی جس دل میں الفت نہ ہوگی سمجھ لو کہ قسمت میں جنت نہ ہوگی
کرے جو اطاعت محمدؐ کی دل سے اسے پیرو مرشد کی حاجت نہ ہوگی
بھٹکتا رہا ہے بھٹکتا رہے گا محمدؐ سے جسکو عقیدت نہ ہوگی

(جاری ہے)